مولانا مرشد صاحب قاسمی*

اسلام کا فلسفہ انسدادِ غربت

غربت کے سلسلے میں اقوام عالم کے مختلف نظریئے پائے جاتے ہیں، جسکی تفصیل ذیل میں بیان کی جارہی ہے

عیسائیوں کا نظریہ

عیسائیوں کا کہنا ہے کہ غربت وافلاس ایک نعمت الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص بندوں کو دیتا ہے تاکہ وہ دنیا کی عیش وراحت سے دور رہیں اور زہد وقناعت جیسے اعلیٰ اوصاف سے مزین اور آراستہ ہوں ان نیک بندوں کا تعلق گھٹیا دنیا سے ہٹ کر ذات عالی کی طرف ہو۔بعض عیسائیوں کے یہ جملے ملتے ہیں کہ اگر تنگ دستی اور غربت پیش آئے تو کہوں بہت خوب نیک لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں اور اگر دولت وثروت حاصل ہوتو کہو کہ یہ کسی گناہ کی سزا ہے۔

فرقۂ جبریہ کا نظریہ

فرقۂ جبریہ کا نظریہ یہ ہے کہ غربت ایک اٹل قضیۂ خداوندی ہے جس کو ختم کرنے اور مٹانے کیلئے کوئی تدبیر وعلاج کارگر نہیں ۔ان کے مذہب اور نظریہ کے مطابق غریبوں کو فقط صبر اور رضا بالقضا کی تلقین کی جائے ، یہ فرقہ سرمایہ داروں کے اسراف اور فضول خرچی پر کوئی اعتراض اور تنقید نہیں کرتا، وہ کہتے ہیں کہ سرمایہ داروں کو حق ہے کہ وہ جہاں چاہیں اپنی دولت لٹائیں۔

سرمایہ داروں کا نظریہ

سرمایہ داروں کا موقف بھی جبریہ سے تھوڑا ملتا جلتا ہے کہ غریبی ایک مسئلہ تقدیر ہے، جس کو ٹالا نہیں جاسکتا ہے اور اس کو ختم کرنے کیلئے کسی حکومت ، ادارے یا اہل ثروت کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے اس موقف کا سب سے بڑا نمائندہ قارون تھا۔قوم نے اس کو نصیحت کی ، جس کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں ذکر کیا۔

قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ○ وَ ابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
وَ لَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ (القصص: ۷۶،۷۷)

---

* استاد جامعہ اکل کوا، ہندوستان

اس قوم نے کہا تو مت اِترا یقیناً اللہ تعالیٰ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتے اور تو اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال کے ذریعے دارِ آخرت کو طلب کر اور دنیا کا بھی حصہ لینا نہ بھول اور تو لوگوں کے ساتھ بھلائی کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا لیکن اس نے قوم کو مزید اکڑتے ہوئے جواب دیا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْ یہ دولت تو مجھے میرے علم وہنر کی بنیاد پر ملی ہے۔

گویا میں اس کو من مانے طریقے پر جہاں خرچ کرنا چاہوں کرسکتا ہوں۔ یہ فسطائی ذہنیت ہے کہ دولت وثروت کو اپنی محنت اور تدبیر کا نتیجہ سمجھا جائے۔ حالانکہ معاملہ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بازار میں دو دکانیں ایک جیسی ہوتی ہیں، دونوں جگہ ایک جیسا سامان دست یاب ہے لیکن ایک دوکان دار کو بات کرنے تک فرصت نہیں جب کہ دوسرا دن بھریوں ہی وقت گزرتا ہے معلوم ہوا کہ دولت خالص اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے تلاش معاش کو فضل الٰہی سے تعبیر کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وابتغوا مِنْ فَضْلِه اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرو۔ ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (جاثیه: ١٤)

''اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو کام میں لگا دیا۔ تاکہ کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔''

کمیونسٹوں کا نظریہ

دوسری طرف کمیونسٹوں کا برا نظریہ یہ ہے کہ غربت ختم کرنے کا واحد علاج یہ ہے کہ سرمایہ داروں سے سارے سرمایے چھین لے جائیں، تاکہ سرمایہ داروں کے نام ونشان مٹ جائیں۔ یہ فرقہ ذاتی اورانفرادی ملکیت کا بھی مخالف ہے۔

اسلامی نظریہ

اسلام ان نظریات کا مخالف ہے جہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فقر کی بات ہے تو آپ کا فقر اختیاری تھا اس میں اللہ رب العزت کی بہت سے حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ ہیں، البتہ امت کو اس کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ فی الدنیا حسنة یعنی دنیا میں بھی حسنہ اور تجارت کا حکم دیا، اسی طرح کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے منع کیا، بلکہ اس پر سخت وعیدیں بیان کیں۔ لہٰذا اسلام کا نظریہ افراط وتفریط سے پاک یہ ہے کہ مسلمان حتی المقدور شریعت کے دائرے میں رہ کر کسب حلال کیلئے تگ ودو کرے اور اللہ پر مکمل بھروسہ رکھے۔ اللہ نے اس کے مقدر میں جتنا لکھا ہے وہ اسے ملے گا۔ اب اگر زیادہ مال مل جائے تو شکرِ قولی وعملی

بجالائے اور اگر نہ ملے تو صبر سے کام لے۔

عیسائیوں نے ابتداء میں اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے رہبانیت کو ایجاد اور اختیار کیا تھا لیکن اس کا حق وہ ادا نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر سخت نکیر اور تنقید کی: وَّ رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا (الحدید: ۲۷) اور رہبانیت جس کو نصرانیوں نے اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کیلئے ایجاد کیا اس رہبانیت کو ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا لیکن وہ اس کی رعایت نہ کر سکے جیسا کہ اس کی رعایت کا حق تھا۔ اسلام دولت وثروت کو ایک نعمت سمجھتا ہے اسی لئے احسان وامتنان کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (الضحی: ۸)

"آپ کو تنگ دست پایا تو (مالِ خدیجہ رضی اللہ عنہا) کے ذریعہ آپ کو غنی کر دیا۔"

بھلائی کی بنیاد پر مال کا نام ہی خیر رکھ دیا گیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ (العدیٰت: ۸) "یقیناً انسان مال کی محبت میں بڑا ٹھوس ہے۔"

مال کی فروانی اور کثرت کیلئے استغفار کا حکم دیا:

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا (نوح: ۱۰ تا ۱۲)

"تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو یقیناً وہ بہت معاف کرنے والا ہے وہ تمہارے اوپر موسلا دار بارش برسائے گا اور تمہارے مال اور اولاد کو بڑھائے گا اور تمہارے لئے باغات اور نہروں کو جاری کر دے گا۔"

غریبی اگر نعمت ہوتی تو یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیوں ہوتا؟ کاد الفقر ان یکون کفرا (بیھقی) "قریب ہے کہ تنگدستی آدمی کو کفر تک پہنچادے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا کیوں منقول ہوئی؟ اللھم انی اعوذبك من الکفر والفقر (ابوداؤد) اے اللہ! میں کفر اور فقر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

غربت کی بنیاد پر بہت سارے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں ان برے اثرات کی بنیاد پر غریبی کو نعمت نہیں کہا جا سکتا (واضح ہو کہ یہ ساری باتیں فقرِ اضطراری سے متعلق ہیں، رہا فقر اختیاری جو حضرات انبیائے کرامؑ اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے ساتھ ہوتے ہیں وہ اس سے علیحدہ ہیں)

غربت کا اثر اخلاق پر

غریبی کی وجہ سے جہاں دین وایمان برباد ہوتا ہے وہیں سیرت وکردار بھی بدل جاتے ہیں